

تین روزہ قومی ورکشاپ بعنوان

مسلم نوجوانوں میں

آئینی شعور، جمہوری شہریت،
جذبہ تکثیریت اور استقامت کافروغ

(۷ تا ۹ نومبر ۲۰۲۶ | صبح ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے)

تصویراتی خاکہ



۱۔ پس منظر اور جواز

1۔ پس منظر اور بنیادی وجہ (Background and Rationale)

موجودہ بھارت میں مسلم نوجوان ایک پیچیدہ سماجی، سیاسی اور ڈیجیٹل ماحول سے گزر رہے ہیں۔ حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے عصری درسگاہوں کے طلباء، مدرسے کے فارغ التحصیل، پیشہ ور نوجوان اور عارضی ملازم (gig worker) یا نوجوان سماجی کارکن؛ یہ سب الگ الگ پس منظر سے تعلق رکھ سکتے ہیں، لیکن ان سب کو چند مشترکہ سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے: جیسے میں ایک مسلمان اور ہندوستانی شہری کی حیثیت سے اپنی شناخت کو کیسے سمجھوں؟ میرے لیے حقیقت میں کون سے مواقع موجود ہیں؟ جب سوشل میڈیا پر مختلف سیاسی، مذہبی آراء کا ٹکراؤ ہو، تو میں کس پر بھروسہ کروں؟ شراکت داری اور شہریت کے سوالات الگ الگ خانوں میں بند نہیں ہیں۔ یہ انصاف، برابری، مذہبی آزادی، تعلیم، روزگار، دیگر کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات، سیاسی شراکت داری، اختلاف رائے، سماجی ذمہ داری اور نا انصافی کے خلاف آواز اٹھانے جیسے روزمرہ کے معاملات سے جڑے ہوئے ہیں۔ سیاسی اور فرقہ وارانہ پولرائزیشن (تقسیم)، غلط معلومات، اشتعال انگیز سوشل میڈیا مواد، شناخت پر مبنی متحرک تحریکوں، عالمی تنازعات اور مذہب کی مختلف تشریحات کے موجودہ ماحول میں یہ سوالات مزید مشکل ہو گئے ہیں۔

مختلف کمیونٹیز کے نوجوان اس وقت بے گامی، غلط معلومات، سیاسی مایوسی، فرقہ وارانہ تقسیم اور انتہا پسندانہ نظریات کا شکار ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب ان کے حقیقی شکایات کو خارج یا ذلت و بے بسی کے احساس سے جوڑا جائے۔ سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز مواد، سازشی نظریات، واقعات کی مخصوص پیشکش اور "ہم بمقابلہ وہ" جیسی سادہ وضاحتوں کو پھیلا کر ان عمل کو تیز کر سکتا ہے۔ اس لیے، چیلنج صرف کسی خاص انتہا پسند نظریے کا مقابلہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد نوجوانوں میں وہ ذہنی، اخلاقی اور جمہوری پلک (resilience) پیدا کرنا ہے جو انہیں ہیرا پھیری کو پہچاننے، معلومات کی تصدیق کرنے، اپنے گلے شکوک کو تعمیری انداز میں پیش کرنے، پرامن اور آئینی طریقوں سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے قابل بنائے۔

مسلم نوجوانوں کے لیے، یہ پلک اور مضبوطی خود اسلام کے فکری اور اخلاقی ذرائع سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسلامی روایات میں انصاف، انسانی وقار، مشاورت (شوری)، عوامی بہبود، ذمہ داری، زندگی کے تحفظ، پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات، معاہدوں کی پاسداری، مذہبی تنوع اور اختلاف و تنازع کی صورت حال میں اخلاقی رویے پر تفصیلی بحث موجود ہے۔ ان ذرائع پر موجودہ دور میں مسلم نوجوانوں کی حقیقی زندگی کے حوالے سے سنجیدگی سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلامی نقطہ نظر کو صرف خطبات، معذرت خواہانہ انداز یا بحث و مباحثے تک محدود نہیں کرنا چاہیے۔ نوجوانوں کو یہ سمجھنے کے مواقع ملنے چاہئیں کہ آئینی فریم ورک اور سنجیدہ اسلامی علمی روایات، دونوں کے ذریعے انصاف، وقار، شہریت، مذہبی آزادی، کثرت پسندی (pluralism)، شہری ذمہ داری، اختلاف رائے اور انسانی زندگی کے تقدس کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس تناظر میں، شعبہ سیاسیات (Department of Political Science) اور شعبہ اسلامک اسٹڈیز (Department of Islamic Studies)، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) نے بلین کنیکٹ پرائیویٹ لمیٹڈ، حیدرآباد کے تعاون سے مشترکہ طور پر اس تین روزہ ورکشاپ کا خاکہ تیار کیا ہے۔ اس کا مقصد ایک ایسا پلیٹ فارم بنانا ہے جہاں آئینی اقدار، اسلامی علوم اور معاصر نوجوانوں کے تجربات ایک دوسرے سے شیئر کر سکیں۔ اس ورکشاپ کو یکطرفہ معلومات کی منتقلی کے بجائے باہمی گفتگو کے طور پر ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ متنوع تعلیمی، پیشہ ورانہ اور سماجی پس منظر سے تعلق رکھنے والے نوجوان، آئینی قانون، سیاسیات، اسلامیات، سماجیات، میڈیا اور عوامی اداروں کے ماہرین کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔

۲۔ مقاصد



آئینی حقوق، مساوات، کثرت رائے، پرامن بقائے باہم اور شہری ذمہ داری پر اسلامی نقطہ نظر کو تلاش کرنا		مسلم نوجوانوں کے لیے ایک پُر وقار اور قابل احترام جگہ بنانا جہاں وہ اپنی شناخت، خیالات، خدشات اور مسائل پر گفتگو کر سکیں۔	
شرکاء کو نفرت، انتہا پسندی اور تشدد سے ہٹ کر، جائز شکایات اور پرامن اختلاف رائے کے درمیان فرق کو سمجھنے میں مدد کرنا		آئینی حقوق، مساوی شہریت، مذہبی آزادی، اقلیتی حقوق اور جمہوری اداروں کے بارے میں افہام و تفہیم کو مضبوط بنانا۔	
مسلم خواتین کی آواز، حقوق، تعلیم، روزگار اور عوامی شراکت داری کے لیے ایک باوقار جگہ فراہم کرنا۔		سوشل میڈیا پر غلط معلومات، نفرت انگیز تقاریر، فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی اور گمراہ کن نظریات سے متعلق بیداری پیدا کرنا۔	
اسٹوری ٹیلنگ (آپ بیتی)، باہمی گفتگو اور مشکل موضوعات پر گفتگو کا استعمال کرنا۔		نانصافی اور اختلاف رائے کے خلاف پرامن، اخلاقی اور جمہوری رد عمل کی حوصلہ افزائی کرنا۔	

۲۔ ورکشاپ کے کلیدی موضوعات



یہ ورکشاپ چند جڑے ہوئے موضوعات کے گرد منظم کی گئی ہے جو تین دنوں پر محیط ہوں گے۔ ہر موضوع پر محض روایتی لیکچر کے بجائے علمی معلومات، مکالمے، کیس اسٹڈیز اور شرکاء کی سرگرمیوں کے ذریعے کام کیا جائے گا:

آئینی خواندگی، سیاسی خواندگی اور جمہوری شہریت۔		مسلم نوجوانوں کی شناخت، تعلق، امنگیں اور خدشات۔	
گلے شکوے، بیگانگی، پولرائزیشن (تقسیم)، انتہا پسندی اور چک۔		مسلم خواتین: آواز، وقار اور خود مختاری۔	
اسلام، شہریت اور تشریت۔		سوشل میڈیا، غلط معلومات اور اخلاقی تصدیق	
کہانی سنانے کا انداز (Storytelling)، مشکل گفتگو اور نوجوانوں کی قیادت۔		عقیدہ، عالمی مسلم خدشات اور اخلاقی رد عمل۔	

۳۔ درخواست کون دے سکتا ہے؟



تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے 18 سے 30 سال کی عمر کے نوجوان مسلمان، جن میں کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ، مدرسے کے طلبہ، نوجوان پیشہ ور افراد، عارضی ملازمین (gig workers)، سماجی کارکن، رضاکار اور نوجوانوں و طلبہ کی تنظیموں کے اراکین شامل ہیں۔

رجسٹریشن کے لیے اسکین کریں



گوگل فارم

محدود نشستیں: تقریباً 100 شرکاء۔



شرکت داری: صرف پہلے رجسٹریشن اور انتخاب کی بنیاد پر۔



رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 1 نومبر 2026



رجسٹریشن لنک: ورکشاپ میں رجسٹریشن کے لیے لنک پر کلک کر کے

گوگل فارم پُر کریں: <https://forms.gle/GauL28CMugoNP4259>



ای میل: کسی بھی وضاحت یا استفسار کے لیے ہمیں لکھیں:

conference.polsc@manuu.edu.in



صرف واٹس ایپ: +91 8977131640



ورکشاپ کی تفصیلات



مقام:

لائبریری آڈیٹوریم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو)، حیدرآباد



وقت:

صبح ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے



تاریخیں:

۵ تا ۷ نومبر ۲۰۲۶

منتظمین کا تعارف



مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU)



مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) ایک مرکزی یونیورسٹی ہے، جسے 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے آل انڈیا دائرہ اختیار کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اور مرکزی کیمپس، جو 200 ایکڑ سے زیادہ پر محیط ہے، گچی باؤلی، حیدر آباد میں واقع ہے۔ مانو (MANUU) کو ملک کے دور دراز علاقوں میں اردو میڈیم کے ذریعے اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے والے ایک اہم ادارے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹی نے 1998 میں باقاعدہ اور فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کے ساتھ اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا اور 2004 میں باقاعدہ کورسز کو یکجا کیا۔ یونیورسٹی کا نام آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم، مولانا ابوالکلام آزاد، جو ایک عظیم اسکالر، شاندار مصنف، بے باک مقرر اور آزادی کے مجاہد تھے، کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یونیورسٹی تکنیکی اور سائنسی تعلیم کا ایک بہترین نظام تیار کر رہی ہے۔ فی الحال، یونیورسٹی اپنے موجودہ اداروں کو مستحکم کر رہی ہے جبکہ محروم طبقات تک رسائی بڑھا رہی ہے، اور اس کا مقصد تعلیمی شعبے، تحقیق اور گورننس میں نمایاں ترقی حاصل کرنا ہے تاکہ عام طور پر نوجوانوں اور خاص طور پر اردو بولنے والی برادری کی بڑھتی ہوئی امنگوں کو پورا کیا جاسکے۔

شعبہ سیاسیات (Department of Political Science)



شعبہ سیاسیات 2015 میں ایک آزاد شعبے کے طور پر قائم کیا گیا تھا، اس سے پہلے یہ شعبہ پبلک ایڈمنسٹریشن کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔ اس نے 2012 میں پبلک ایڈمنسٹریشن کے ساتھ مشترکہ طور پر ایم اے (M.A.) پولیٹیکل سائنس کا آغاز کیا، 2014 میں بی اے (B.A.) پروگرام متعارف کرایا اور تعلیمی سیشن 2017-18 میں پی ایچ ڈی (Ph.D.) پروگرام شروع کیا۔ آج، یہ اسکول آف سوشل سائنسز کے سب سے بڑے شعبوں میں سے ایک ہے جہاں سات سے زیادہ ریاستوں اور مختلف سماجی پس منظر کے طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ نوجوان اور تجربہ کار فیکلٹی کے امتزاج کے ساتھ، یہ شعبہ ایک اعلیٰ معیار کے تعلیمی ماحول کے لیے پرعزم ہے جو سخت تعلیمی اصولوں، عملی مہارتوں اور بین الکلیاتی (disciplinary-cross) نقطہ نظر کو یکجا کرتا ہے، اور اس کا مقصد ایک بہترین اور ممتاز تعلیمی مرکز کے طور پر ابھرنا ہے۔

شعبہ اسلامک اسٹڈیز (Department of Islamic Studies)



شعبہ اسلامک اسٹڈیز 2012 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ اسلامک اسٹڈیز کے پروگراموں میں ایم اے، پی ایچ ڈی اور ڈپلومہ کورسز فراہم کرتا ہے، اور دیگر شعبوں کے پوسٹ گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ طلبہ کے لیے کورسز اور جنرل الیکٹو/ڈسپلن اسپیسفک الیکٹو کورسز بھی پیش کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد جدید تناظر میں

اسلامی علوم کی تدریس اور تحقیق کرنا ہے۔ اسلام نے ہندوستان اور دنیا کی سیاسی بیداروں، سماجی طریقوں اور ثقافت میں اہم کردار ادا کیا ہے؛ یہ شعبہ اسلامی علوم، قانون، ثقافت، تہذیب، تصوف اور فکر کی وسعتوں کا مطالعہ کرتا ہے تاکہ ایسے اسکالرز تیار کیے جاسکیں جو اس موضوع پر مہارت رکھتے ہوں۔



بلین کنیکٹ، جس کا ہیڈ کوارٹر حیدر آباد، تلنگانہ میں ہے، ایک تحقیق پر مبنی اور مشارقی تنظیم ہے جو 2024 میں قائم ہوئی۔ یہ عوامی پالیسی، گورننس، انتخابی سیاست، اسٹریٹجک مواصلات اور ڈیٹا انٹیلی جنس کے ملاپ پر کام کرتی ہے۔ یہ اکیڈمک مہارت، تجرباتی تحقیق، نچلی سطح پر کام کرنے والی ذہانت اور ڈیٹا پر مبنی تجزیہ کو یکجا کرتی ہے تاکہ باخبر فیصلہ سازی اور موثر اسٹریٹجک مداخلتوں میں مدد مل سکے۔ اس کے کام کے اہم شعبوں میں پالیسی اور گورننس ایڈوائزری، پبلک سیٹیمینٹ سروے، اسٹریٹجک ریسرچ، پولیٹیکل اور سوشل ڈیٹا اینالیٹکس، مارکیٹ ریسرچ، لیڈر شپ ڈویلپمنٹ اور کیپیسیٹی بلڈنگ (صلاحیت سازی) شامل ہیں۔ فیلڈ پر مبنی اسٹڈیز، عوامی رائے کی تحقیق، اسٹیک ہولڈرز کی شمولیت اور شواہد پر مبنی مشاورت کے ذریعے، یہ حکومتوں، سیاسی اداروں، کاروباروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو درپیش خلا کو پُر کرنے اور عملی چیلنجوں کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

۵۔ انتظامی کمیٹی



سرپرست: پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ، مانو



شریک سرپرست:

پروفیسر نی ایچ محمد، ڈین، اسکول برائے فنون و سماجی علوم، مانو
پروفیسر شیخ اشتیاق احمد، رجسٹرار، مانو



کوآرڈینیٹر: پروفیسر ناگیشور راؤ، صدر شعبہ سیاسیات، مانو، حیدر آباد



کنوینر: پروفیسر افروز عالم، شعبہ سیاسیات، مانو، حیدر آباد



شریک کنوینر: پروفیسر محمد حبیب، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو، حیدر آباد

